نشانات مرزا

(۲)

بقلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری

"گذشتہ نمبر مرقع میں یہ مضمون ص۱۴ سے شروع ہو کر ص۲۲ پر بند کر کے "باقی دارد" لکھا گیا ہے۔ اس میں قابل نامہ نگار نے ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب ماموں خلیفہ قادیان کے ایک مضمون کا جواب دیا ہے۔ مضمون اپنی لطافت میں قابل دید و شنید ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کے نشانات صداقت گنائے تھے۔ منشی صاحب موصوف نے اُن سب کے جوابات دیکر اُن کی حقیقت واضح کی ہے۔ ناظرین تکمیل لطف کے لئے پہلے مرقع ۴ پر سرسری نظر ڈال کر آج کا سرا اُس سے ملائیں"

(مدیر)

تصحیح مرقع ۴ کے ص۱۹ کی باہر کی سطر کو یوں صحیح کر لیں۔ "شیخ عبد الاسلام" کو ("شیخ عبد السلام")۔ "لاہور کے گواہ" کو ("لاہور اس کے گواہ میں")۔ آگے ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب لکھتے ہیں۔

"لودھیانوی سعد اللہ کے متعلق الہام "ان شانئك هو الابتر" میں متحدیانہ لکھدیا کہ اب اس کے بیٹے کے ہاں اولاد نہ ہوگی"

جواب مرزا جی نے الہام "ان شانئك هو الابتر" کے کئی معنے بتائے ہوئے ہیں۔ (۱) ابتر بمعنے مفلس (ص۲۴ تتمہ حقیقۃ الوحی) (۲) ناکام زیاں کار نامراد (ص۱۱ تتمہ حقیقۃ الوحی) (۳) بے برکت (ص۵۴ اعجاز احمدی) (۴) پوتے سے آگے اولاد نہ چلے تو بھی ابتر (ص۱۱ تتمہ حقیقۃ الوحی)

قارئین کرام! ان مختلف اور متعدد معانی کے ہوتے ہوئے کون خوش نصیب ہے جو اس مرزائی الہام کی زد سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ دیکھئے بقول مرزا

مولوی محی الدین صاحب (ولد اکبر حافظ محمد مرحوم مصنف تفسیر محمدی) لکھوی کو ابتر لکھا (حقیقۃ الوحی ص ۳۵۷) حالانکہ اُن کے ہاں پوتے بھی ہیں۔ حضرت مولانا شمس العلماء سید نذیر حسین دہلوی نور اللہ مرقدہ کو ابتر لکھا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۳) حالانکہ اُن کے ہاں پوتوں کے پوتے ہیں۔ اسی طرح مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو اندھا بتا کر اس الہام کا مورد لکھا اور مولوی اصغر علی صاحب روحی کو ایک آنکھ میں نقص واقع ہونے کی وجہ سے مصداق اس الہام کا بتایا۔ مولوی غلام رسول عرف رسل بابا صاحب امرتسری مرحوم۔ مولوی محمد لودہانوی مرحوم وغیرہ کی موت کو بھی اس الہام ("ان شانئك هو الابتر") کے ماتحت بتایا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۳) حالانکہ یہ سب اصحاب صاحب اولاد گذرے ہیں جن کی اولاد در اولاد موجود ہے۔

باانصاف ناظرین منقولہ بالا تحریرات کو مدنظر رکھکر مولوی سعد اللہ مرحوم کا واقعہ سنیں۔

مولوی سعد اللہ کے متعلق یہ الہام مرزا جی نے اشتہار انعامی تین ہزار مطبوعہ ۹۴ء میں بتایا تھا (دیکھو ص ۱۲ اشتہار مذکور) اس میں صرف اتنا لکھا کہ مجھے سعد اللہ کی نسبت الہام ہوا ہے "ان شانئك هو الابتر"۔ اور چونکہ لفظ ابتر کے کئی ایک معانی بتائے جا سکتے تھے اس لئے اُس جگہ نہ اس الہام کا ترجمہ کیا اور نہ اس کی کوئی خاص مراد بتائی۔ مطلب یہ کہ جیسا موقع ہوگا کہدیا جائیگا۔ اس سے قریبًا دو سال بعد انجام آتھم کے حاشیہ ص ۵۹ پر اس الہام کو دُہرایا ہے۔ اس میں اس کے معنے یا مطلب نامراد۔ ذلیل و رسوا بتائے ہیں۔ مقطوع النسل نہیں لکھا۔ مگر اس سے قریبًا ۱۱ سال بعد یعنی اصل الہام سے قریبًا ۱۳ سال بعد جبکہ مولوی صاحب کا بیٹا محمود جوان متاہل بھی ہوگیا تو مرزا صاحب نے ندامت اُتارنے کو لکھ مارا کہ اس لڑکے کی اولاد نہ ہوگی۔

درحقیقت یہ ایک چال تھی کہ مولوی سعد اللہ کے ابتر ہونے کا الہام اُٹھا پڑا۔

اس لئے اُنہوں نے اپنے مریدوں کا رخ بدلنے کو بجائے شرمندہ ہونے کے یہ پہلو بدلا۔ کیا ہمارا حق نہیں کہ ہم پوچھیں کہ محمود بن سعد اللہ کے بے اولاد رہنے سے اگر کچھ ہوا تو یہ کہ محمود ابتر ہوا سعد اللہ ابتر[1] نہ ہوا (شرم) باقی لوگ کون ہوئے۔

اور سنئے! ایک پیشگوئی ڈاکٹر صاحب نے یہ بتائی ہے۔

"تقسیم بنگالہ جو لارڈ کرزن کے زمانہ میں ہوئی۔ اس پر بنگال میں بیحد شور پڑا اس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا" اب ان کی دلجوئی ہوگی۔ آخر بادشاہ نے دہلی آکر تقسیم بنگالہ کو توڑ کر بنگالیوں کی دلجوئی کی۔"

معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ڈاکٹر صاحب کو اس جھوٹی پیشگوئی کا پورا حال معلوم نہیں یا عمداً لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

اے جناب! سنئے۔ تقسیم بنگالہ پر جب اہل بنگال نے حد درجہ ناراضگی کی تو گورنمنٹ نے ان کی شورش کی کچھ پرواہ نہ کی۔ تاہم اکثر عقلاء کا خیال تھا کہ گورنمنٹ ضرور اس حکم کو منسوخ کردیگی۔ ایسے وقت میں مرزا جی نے پیشگوئی کی کہ " بنگالیوں کی دلجوئی[2] ہوگی"۔ مگر نہ تو گورنمنٹ نے اس تقسیم کو منسوخ کیا اور نہ بنگالیوں نے باوجود اپنے افسران بالا کے ہاتھوں سخت سے سخت تکالیف اُٹھانے کے شورش و فساد چھوڑا۔ اسی کشمکش کے دوران میں

---

[1] مرزا صاحب نے اَبتَر کے معنے جو یہ کئے ہیں کہ اُس کا پوتا نہ ہو۔ اس سے مرزا صاحب نے مولوی سعد اللہ کو اَبتَر بنانے میں جو کوشش کی ہے اُس کی رُو سے اَبتَر وہ ہے جس کے پوتا نہ ہو۔ ان معنے کا نتیجہ یہ ہے کہ

حکیم نور الدین خلیفہ اول قادیان اپنی زندگی میں اور میاں محمود خلیفہ ثانی قادیان تاحال اَبتَر ہیں۔ کیونکہ اُن کی زندگی میں پوتا نہ تھا۔ اور ان کی تاحال پوتا نہیں۔ (مدیر)

[2] اس الہام میں بھی مرزا صاحب نے "دلجوئی" کا لفظ استعمال کیا جو وسیع المعانی ہے ۱۲ منہ

نامعلوم وجوہات کی بنا پر گورنر سر فلر صاحب نے (جن کو بنگالی اپنا دشمن جانتے تھے) استعفا دیدیا جو گورنمنٹ نے منظور کر لیا۔ ان کے مستعفی ہونے پر بنگالیوں نے بڑی خوشی منائی۔ اخباروں میں اظہار مسرت و شادمانی کیا۔ ایسے وقت میں مرزا صاحب و مرزائی اصحاب نے یہ سوچتے ہوئے کہ گورنمنٹ تقسیم بنگالہ کی عدم منسوخی پر جمی ہوئی ہے۔ ایسا نہ ہو ہمارا الہام رائیگاں جائے اب تو خدا نے موقع دیا ہے اللہ اعلم آیندہ ایسا موقع بھی ہاتھ آئے یا نہیں۔ جھٹ لکھدیا کہ بس ہماری پیشگوئی کا یہی منشا تھا کہ

"تقسیم بنگالہ بھی منسوخ نہ ہوگی اور بنگالیوں کی دلجوئی بھی ہو جائیگی"

(ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۴۷)

ڈاکٹر صاحب! آپ کا شاہ انگلستان کے حکم سے ۱۹۱۱ء میں تقسیم بنگالہ کی منسوخی کو پیش کر کے مرزائی پیشگوئی کی صداقت بتانا صریح دھوکہ اور مجسم جعل ہے یا نہیں؟ کیونکہ مرزا صاحب خود تو اعلان کر چکے ہیں کہ تقسیم بنگال منسوخ نہ ہوگی۔ کاش آپ نے رسالہ "مرزا قادیانی اور شاہ انگلستان" مصنفہ مولانا فاتح قادیان ہی دیکھا ہوتا۔

ناظرین کرام! دیکھئے۔ مرزا صاحب و مرزائی اصحاب تو یہ کہتے ہیں کہ پیشگوئی کا منشا صرف سر فلر کا استعفا تھا اور اب تقسیم بنگالہ منسوخ نہ ہوگی لیکن جب اللہ تعالے نے حضور ملک معظم کے ہاتھوں اس پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کرانے کو تقسیم بنگالہ منسوخ کرادی تو اب قادیانیوں کا اس منسوخی کو مرزائی کلام کی تصدیق پر پیش کرنا سراسر دھوکہ دہی اور جعل سازی ہے یا نہیں؟

انصاف! انصاف!! انصاف!!!

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ تقسیم بنگال منسوخ نہ ہوگی اور وہ ایسی منسوخ ہوئی کہ انگلستان سے بادشاہ نے خود آکر منسوخی کا اعلان کیا۔ کیا اب بھی مرزاجی کی پیشگوئی کے غلط ہونے میں کوئی شک اور ڈاکٹر صاحب کی دھوکہ دہی

میں کوئی شبہ رہا ؟

آگے چلئے ۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں ۔

" عبدالحکیم خان ڈاکٹر کے لئے جو الہامات تھے ان میں ایک اس کے انجام کے متعلق یہ بھی تھا ۔" فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے" وہ آخر کار خائب وخاسر مرا ۔"

جواب یہ پیشگوئی بھی صریح جھوٹی نکلی ۔ سنئے ! ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب نے مرزاجی کے متعلق جو الہام لکھا تھا وہ ہم ذیل میں مرزا صاحب کی تحریر سے پیش کئے دیتے ہیں ۔ اور اس کے مقابلہ میں جو الہام مرزاجی نے گھڑا وہ بھی ملاحظہ ہو ۔ مرزا صاحب رقمطراز ہیں ۔

" ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے × × × جس کا دعوے ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴ ۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤنگا × × × مگر خدا نے اس کے مقابل پر مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائیگا ۔ اور خدا اس کو ہلاک کریگا ۔ اور میں اس کے شر سے محفوظ رہونگا ۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالےٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کریگا ۔" (چشمۂ معرفت ص $\frac{۳۲۱}{۳۲۲}$)

چونکہ مرزاجی ڈاکٹر صاحب کی زندگی میں ہی اگست ۱۹۰۸ء سے پہلے پہلے مرگئے اور ڈاکٹر صاحب مرزا کے شر سے محفوظ زندہ سلامت باکرامت رہے اس لئے مرزائی ملہم کے فیصلہ کے مطابق وہ سچے اور مرزا کاذب سے لکھا ہے

کاذب مریگا پیشتر کذب میں پکا تھا پہلے مرگیا

ناظرین کرام ! ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب نے جو ۵۰ پیشگوئیاں مرزا جی کی پیش کی ہیں ان میں یہی چند ایسی ہیں جن میں کچھ نہ کچھ تعیین وتخصیص ہے جن کے متعلق بفضلہ تعالےٰ میں نے ثابت کر دیا ہے کہ سب کی سب جھوٹی نکلیں ۔

باقی رہیں گول مول پیشگوئیاں۔ مثلاً "غلام احمد کی جے"۔ "نواب مبارکہ بیگم" "قیصر ہند کی طرف سے شکریہ"۔ "تائی آئی"۔ اور "ماسی گئی" وغیرہ۔ چونکہ ان میں سے کوئی بھی پیشگوئی کی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس لئے ہم ان کو زیر بحث نہیں لاتے۔ نہ لانے کی ضرورت ہے۔ واٰخر دعوٰینا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(راقم آثم ذرہ بیمقدار خاکسار محمد عبد اللہ معمار امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ)

افلاس

"مرقع میں اخلاقی اور اصلاحی مضامین بلکہ ان کے ساتھ ہی بہائی فرقہ کا ذکر بھی ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ"

(مدیر)

اس کرہ ارضی پر، اس آسمان اور آفتاب کے نیچے کوئی قوم مسلم قوم جیسی مفلس۔ قلاش و مبتذل نہیں ہے۔ دولت ثروت ان کے گھروں سے مفقود، عزت و عظمت ان سے مسلوب، جن کا لقب خیر الامم ہے خیانت، دغا فریب دروغ گوئی و کذب بیانی ان کا شعار ہے۔ یعنی جملہ بد اخلاقیوں و برائیوں کے مجموعہ ہیں ؎

فلاکت جسے کہئے اُم الجرائم
نہیں رہتے ایماں پہ دل جس سے قائم
بناتی ہے انسان کو جو بہائم
مصلی ہیں دل جمع جس سے نہ صائم

وہ یوں اہل اسلام پر چھا رہی ہے
کہ مُسلم کی گویا نشانی یہی ہے

کہیں مکر کے گُر سکھاتی ہے ہم کو
کہیں جھوٹ کی لَو لگاتی ہے ہم کو
خیانت کی چالیں سُجھاتی ہے ہم کو
خوشامد کی گھاتیں بتاتی ہے ہم کو